21690 - خاوند سے دو ہفتے قبل مسلمان ہوئی كيا نكاح فسخ ہو جائيگا

سوال

ہم دونوں نئے مسلمان ہيں، ہميں كہا گيا كہ اسلام قبول كرنے كے بعد ہمارى شادى باطل ہو چكى ہے، ميں سولہ فرورى كو مسلمان ہوئى ليكن اس وقت ميرے خاوند نے مسلمان ہونے سے انكار كر ديا تھا، ميں نے اسے چھوڑ ديا اور اپنى ايك سہيلى كے ہاں جا كر رہنے لگى.
دو مارچ كو ميرا خاوند بھى مسلمان ہو گيا تو ميں واپس خاوند كے پاس آ گئى، مجھے كہا گيا كہ شريعت اسلاميہ كے مطابق خاوند مسلمان نہ ہو تو ہمارى شادى ختم ہو گئى، اب ہمارے ليے ضرورى ہے كہ جب تك شريعت اسلاميہ كے مطابق نيا نكاح نہ ہو جائے ہم ايك گھر ميں نہيں رہ سكتے.
كيا اس كلام كى كوئى حقيقت ہے، برائے مہربانى جواب جلد ديں كيونكہ ميں گناہ اور اللہ كى معصيت ميں نہيں رہنا چاہتى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ كو جو كچھ كہا گيا ہے وہ صحيح نہيں، كيونكہ جب خاوند اور بيوى ميں سے كوئى ايك پہلے مسلمان ہو جائے اور پھر عورت كى عدت ختم ہونے سے قبل دوسرا بھى مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے پہلے نكاح پر ہى ہيں (عورت كى عدت تين حيض ہے، اگر اسے حيض آتا ہے، اور اگر حيض نہيں آتا تو تين ماہ ہو گى، اور اگر وہ حاملہ ہے تو اس كى عدت وضع حمل ہو گى)، امام شافعى امام احمد كا مسلك يہى ہے، اور سوال ميں جو صورت بيان ہوئى ہے اس ميں امام مالك رحمہ اللہ كا بھى مسلك يہى ہے كہ عورت خاوند سے قبل مسلمان ہوئى ہے اس طرح كے شريعت اسلاميہ ميں بہت سارے واقعات ملتے ہيں.

ان واقعات ميں صفوان بن اميہ كى بيوى كا قصہ بھى شامل ہے جو فتح مكہ كے موقع پر مسلمان ہو گئى تھى، اور پھر اس كے ايك ماہ بعد صفوان بھى مسلمان ہو گئے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان ميں عليحدگى نہيں كرائى تھى، اور نہ ہى انہيں تجديد نكاح كا حكم ديا تھا، بلكہ وہ صفوان كے پاس پہلے نكاح ميں ہى رہى، ابن عبد البر رحمہ اللہ كہتے ہيں اس حديث كى شہرت اس كى سند سے زيادہ قوى ہے " اھـ

لیکن اگر ان میں دوسرا عورت کی عدت ختم ہونے کے بعد اسلام قبول کرے تو اس میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ اگر وہ آپس میں اکٹھا رہنے پر متفق ہوں تو پہلا عقد نکاح ہی کافی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ عورت نے ابھی دوسرے مرد سے شادی نہ کر لی ہو، تو اس صورت میں ان کا پہلے نکاح میں ہی اکٹھا رہنا جائز ہے اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہو گی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے، انہوں نے ابو داود کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالی عنہا کو ان کے خاوند ابو العاص کے پہلے نکاح میں ہی واپس کر دیا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2240) سنن ترمذی حدیث نمبر (1143) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2019) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو العاص رضی اللہ تعالی نے سورۃ الممتحنۃ کی آیات نازل ہونے کے دو برس بعد اسلم قبول کیا تھا جن میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں مشرکوں کے لیے حرام ہیں، اور ظاہر ہے کہ اس مدت میں تو زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت ختم ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح میں ہی انہیں واپس کر دیا تھا.

حاصل یہ ہوا کہ آپ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ہی ہیں اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں. واللہ تعالی اعلم.

مزید آپ زاد المعاد (5 / 133 ـ 140) اور المغنی (10 / 8 ـ 10) اور الشرح الممتع (10 / 288 ـ 291) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .